بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ہفت روزہ
بدر قادیان
جلد ۱۷
شمارہ ۴۸
ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

The Weekly
Badr
Qadian

Regd No. D 67

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

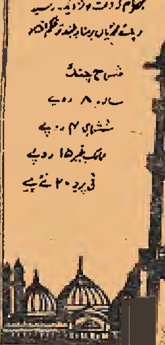

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۶ ر نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۱ ر نبوت کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کو کمر اور ٹانگ کے جوڑ میں عضلہ کے کھچاؤ کی وجہ سے درد کی جو تکلیف چل رہی تھی اس میں قدرے افاقہ رہا مگر آج پھر اس کی شدت میں اضافہ ہو گیا ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

ربوہ ۲۱ ر نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

قادیان ۲۶ ر نبوت ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

قادیان ۲۳ ر نبوت ۔ مکرم میاں احمد حسین صاحب شاہجہانپوری مہاجر قادیان قضائے الٰہی سے کل رات وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ آج بعد نماز عصر نماز جنازہ ہوئی اور موسمی موانع کے سبب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے ۔

۷ ر رمضان المبارک ۱۳۸۸ ہجری | ۲۸ ر نبوت ۱۳۴۷ ہجری شمسی | ۲۸ ر نومبر ۱۹۶۸ عیسوی

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپ سب کے اندر ایک نیک تغیر پیدا کر دے

دیوانہ وار دعاؤں میں مشغول ہو جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو اپنی آغوش محبت میں لے لے

جماعتہائے احمدیہ یوپی کی صوبائی کانفرنس کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام

شاہجہانپور میں جماعت ہائے احمدیہ یوپی کی صوبائی کانفرنس کے موقعہ پر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و ذرہ نوازی جو روح پرور اور ایمان افروز پیغام ارسال فرمایا، افادۂ احباب کی خاطر اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔ کانفرنس سے متعلق مفصل رپورٹ "بدر" کی گذشتہ اشاعت میں طبع ہو چکی ہے ———— ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

هو الناصر   خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس امر سے بیحد مسرت ہے کہ آپ یہاں پر ایک بار پھر خدا تعالیٰ کی باتیں سننے اور ذکر الٰہی اور نوافل میں دن رات گزارنے کے لئے جمع ہوئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں برکت ڈالے اور اس کے نتیجہ میں محض اپنے فضل سے آپ سب کے اندر ایک نیک تغیر اور پاک تبدیلی پیدا کر دے ۔ اس طرح کہ آپ واپس جائیں تو وہ نہ ہوں جو اس سے قبل تھے ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اندر ایک نمایاں تغیر محسوس کرتے ہوئے جائیں ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے دو عظیم مقاصد تھے ۔

اوّل :- دنیا میں توحید کا قیام اس طرح کہ اس کے بندے اس کی حقیقی معرفت حاصل کر کے اس کے حضور جھک جائیں ۔

دوم :- سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو اس طرح کہ حضور کی محبت دلوں میں جاگزیں ہو جائے ۔ اور دنیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم ہو کر اللہ تعالیٰ کی ہستی میں فنا ہو جائے ۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدائے تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو"   (الحکم ۳۱ ر مئی ۱۹۰۲ء)

دنیا آج مادہ پرستی اور دہریت والحاد کا شکار ہے اللہ تعالیٰ اس کی نظروں سے اوجھل ہے ۔ اُسے خدا کی طرف متوجہ کرنا اور اسی کے حضور سر بسجود کر دینا بظاہر ہوا بیحد مشکل نظر آتا ہے مگر قادر و توانا خدا کے لئے یہ کام کوئی مشکل نہیں ۔ اللہ تعالیٰ اگر رجوع برحمت ہونیکا فیصلہ کرلے تو ایک لمحہ میں دنیا اور دنیا والوں کو اپنی مغفرت کی چادر میں چھپالے ۔ اپنی محبت کی آغوش میں لے لے اور اپنی حقیقی معرفت عطا فرما دے ۔ پس اس کے لئے دعائیں کریں ۔ دعائیں کریں ۔ دعائیں کریں ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"مبارک تم جبکہ تم دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے ۔ اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے ۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھریوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے ۔ اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے ۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا ۔"   (لیکچر سیالکوٹ)

پس اس دن کو قریب تر لانے کیلئے جس دن صرف ایک خدا ۔ خدائے واحد کی پرستش ہو گی اور دنیا میں صرف ایک مذہب ۔ مذہب اسلام ہو گا ۔ اور دنیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر بکمال عجز و نیاز خدائے واحد کے آستانہ پر جھک جائے اور اسی میں فنا ہو جائے دیوانہ وار دعاؤں میں مشغول ہو، تو یہاں تک کہ تمہاری گریہ و زاری کو سن کر اللہ تعالیٰ دنیا پر رجوع برحمت ہونیکا فیصلہ کرلے ، اُسے اپنی آغوش محبت میں لے لے اور اس طرح ہلاکت سے بچالے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔ فقط

والسلام
مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث ۔ ربوہ
بتاریخ ۲۶ ر اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۶۸ء

ضروری اعلان
برائے
قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ دسمبر ۱۹۶۸ء

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے جن احباب کے نام قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ دسمبر ۱۹۶۸ء کی فہرست میں شامل کئے گئے ہیں ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جن دوستوں کو پاسپورٹ مل جائیں وہ پاسپورٹ ملتے ہی فوراً قادیان میں نظارت امور عامہ کو ارسال کر دیں ۔ اور پاسپورٹ سائز کے تین عدد فوٹو بھی پاسپورٹ کے ساتھ ہی بذریعہ رجسٹری ارسال کریں ۔ اس کے علاوہ فی پاسپورٹ پچیس ۲۵ روپے بطور فیس محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال کریں جس کے ساتھ یہ وضاحت ہو کہ یہ رقم نظارت امور عامہ کی امانت "پ" میں جمع کی جائے ۔ یا لکھا جائے کہ یہ رقم پاسپورٹ کے لئے ہے ۔

ضروری قادیان سے نظارت امور عامہ کے نمائندگان ویزے حاصل کرنے کے لئے مورخہ ۱۰ ر دسمبر سے ۱۴ ر دسمبر تک دہلی ٹھہریں گے ۔ اسلئے جن دوستوں کو پاسپورٹ دیر سے ملیں اور وہ سمجھتے ہوں کہ قادیان میں ان کے پاسپورٹ پہنچنے تک نظارت کے نمائندگان دہلی پہنچ چکے ہوں گے تو وہ اپنے پاسپورٹ براہ راست مندرجہ ذیل پتہ پر خود لے کر پہنچ جائیں یا بصیغہ رجسٹری ڈاک ارسال کر دیں :-

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ۔ انجمن احمدیہ
5973 ۔ گلی ماراں ۔ دہلی — 6

جو دوست قادیان سے قافلہ میں شامل ہونا چاہیں وہ جلد از جلد نظارت ہذا کو اطلاع دیں تا اس کے مطابق بسوں وغیرہ کا انتظام کیا جا سکے ۔ قافلہ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۰ ر دسمبر بعد نماز فجر قادیان سے بسوں پر روانہ ہو گا ۔ اسلئے [illegible] براہ راست فیروز پور سے قافلہ میں شامل ہونا چاہیں انہیں مورخہ ۲۰ ر دسمبر کو بارہ بجے دن سے پہلے پہلے فیروزپور کے قریب حسینی والا بارڈر پر پہنچ جانا چاہئے ۔

جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام [illegible] میں التماس ہے کہ وہ اس اعلان کو تمام دوستوں تک پہنچا کر ممنون فرمائیں ۔

ناظر امور عامہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ نبوت ۱۳۴۷ ہش

خُدا کی تلاش

(۲)

گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں بیان ہوچکا ہے کہ خدا تمام مخلوقات کا خالق و مالک ہے اسی وجہ سے ہر مخلوق اس سے ملنے اور اس کی تلاش کے لئے بے قرار رہتی ہے۔ اور چونکہ انسان تمام مخلوقات میں سے اشرف و اعلیٰ ہے اسلئے فطرتی طور پر یہ خواہش اس میں نسبتاً زیادہ اور نمایاں ہے۔ چنانچہ لاکھوں لاکھ خوش نصیب اس کے جامِ وصال سے حصہ لے چکے ہیں۔ یہ دروازہ نہ کبھی بند ہوا اور نہ ہوگا۔ بلکہ اِسلام نے تو ہر متلاشیٔ حق کو پُورا یقین دِلایا ہے کہ دِل میں سچی خواہش رکھنے والے اور مناسب طریق پر جدوجہد کرنے والے کو اس کا وصال ضرور میسّر آتا ہے۔

اس موقعہ پر یکے بعد دیگرے تین ضروری سوال سامنے آتے ہیں:۔

(۱) وہ کون کونسے ذرائع ہیں کہ اُن کو عمل میں لانے سے خدا کے متلاشی اِنسان کو اس کا مقصود یعنی وصالِ الٰہی میسّر آجاتا ہے۔

(۲) جو شخص کہے کہ مجھے خدا مل گیا ہے۔ کیونکر معلوم ہو کہ وہ اپنے اس دعویٰ میں سچا ہے۔ یعنی اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ فی الواقع اُسے خدا مل گیا۔

(۳) وہ کونسے خوش نصیب ہیں جنہیں اس زمانہ میں بطور نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور اُن کا یہ دعویٰ ہے کہ انہیں خدا مل گیا۔ اور اُن کے پاس اس دعوے کی تائید میں مذکورۃ الصدر ثبوت بھی موجود ہیں ——— تا ایسا نہ ہو کہ اگر کوئی یہ دریافت کر بیٹھے کہ اگر خُدا ہے تو کیا آپ نے اُسے دیکھا ہے؟ اور پُوچھنے والے کو ایسا پھیکا جواب نہ دینا پڑے جو ایڈیٹر پرتاپ نے امریکن لڑکی کو دیا ——— بلکہ یقینِ کامل کے ساتھ اس سچے خدا کا پتہ دے اور بصیرت کی راہ سے اس کی طرف راہنمائی کرے۔ تا سائل کو تسلّی ہو اور اس کی تشنگی دور ہوکر اُسے گوہرِ مطلوب مل جائے ——— !!

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے ہم کسی قدر پہلے بیان کرچکے ہیں کہ اِسلام کے نزدیک وصالِ الٰہی ناممکن الحصول نہیں بلکہ بمقابلہ دیگر مذاہب اِسلام تو ہر اس انسان کو پورا پورا یقین دلاتا ہے جو سچے دِل سے خُدا کو تلاش کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ کہ جو لوگ ہماری تلاش میں جدوجہد سے کام لیتے ہیں اور ہم تک پہنچنے کی سچی کوشش کرتے ہیں، ہم اپنے وصال کی راہیں ان پر کھول دیتے ہیں۔

اِس آیتِ کریمہ میں متلاشیٔ حق کو کامل تسلّی دلا دی گئی ہے کہ وہ خدا تک ضرور پہنچ سکتا ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے لئے صحیح ذرائع کو عمل میں لائے!! جب تک ان ذرائع کو عمل میں نہیں لاتا، خواہش خواہ کس قدر شدید کیوں نہ ہو محنت اور مشقّت کیسی بھی برداشت کی جائے اس کا کوئی فائدہ نہیں جب تک اس دروازے کو کھولا نہیں جاتا جو اس کام کے لئے مخصوص ہے۔ اور اُن وسائل کو اختیار نہیں کیا جاتا جو اِس مقصد کے لئے ضروری ہیں۔

اگر یہ سوال ہو کہ وہ ذرائع کونسے ہیں جن کو عمل میں لانے سے سچے متلاشیٔ حق کو خدا مل جاتا ہے تو واضح ہو کہ اِس سلسلہ میں پہلا اور مقدّم ذریعہ مُجَاھَدَہ ہے یعنی سچے دِل سے اور پُوری لگن کے ساتھ لگاتار کوشش اور مناسب جدّوجہد۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں جو غیر معروف ہو۔ کوئی کام بھی خواہ رُوحانی ہے یا جسمانی اور مادّی، اس کی اہمیت کے مطابق جدوجہد کی جاتی ہے۔ لوگ پی۔ ایچ۔ ڈی کا امتحان پاس کرنے کے لئے لگاتار ۱۵/۱۶ سال محنت کرتے ہیں جس۔ بھی فن میں کمال حاصل کرنے میں عمریں صرف کرتے ہیں۔ اور دن رات کی محنت اور مشقّت اُٹھاتے ہیں۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ خدا کی تلاش کے لئے کچھ بھی محنت اور مجاہدہ کی ضرورت نہ ہوگی ——— ؟

خدا کی تلاش اور اس کے وصال کے لئے جس قسم کی غیر معمولی محنت، لگاتار سعی اور کوشش کی ضرورت ہے اس کے بارے میں قرآن کریم نے اِنسان کو اندھیرے میں نہیں رکھا۔ بلکہ صاف صاف بتا دیا ہے کہ اس کو کیا کچھ کرنا ہوگا فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ (الانشقاق: ۷)

اے انسان! تُو اپنے ربّ کی طرف پُورا زور لگا کر جانے والا ہے، پھر اُس سے ملنے والا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی زیارت عُمر بھر محنت کرکے حاصل ہوتی ہے ہتھیلی پر سرسوں جمانے والی بات نہیں۔ یا پلیٹ میں پڑی ہوئی چیز نہیں کہ اُٹھائی اور منہ میں ڈال لی۔ آیتِ کریمہ بتاتی ہے کہ ایک انسان جب پُوری محنت اور جانفشانی کے ساتھ اپنے ربّ کے وصال کے لئے سعی کرتا چلا جاتا ہے تو اس کی لگاتار کوشش کا نتیجہ ایک نہ ایک دِن اس رنگ میں ضرور دیکھ لیتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کی ملاقات سے مشرّف ہوجاتا ہے۔ اور یہ دن اس کے لئے بڑا ہی مبارک ہوتا ہے جب اس کی ساری تمنّائیں پُوری ہوکر اس کے دِل کو کامل تسکین حاصل ہوجاتی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ وصالِ حبیب سے ہی دِل کا اطمینان اور رُوح کی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

اگرچہ خُدا لطیف اور وراء الوراء ہے۔ ناممکن ہے کہ انسان کی مادّی آنکھیں اس کا مشاہدہ کرسکیں۔ مگر وہ اپنے غیر معمولی لطف وکرم کے سبب ایک طرف انسان کو بصیرت کی آنکھیں عطا کرتا ہے تو دُوسری طرف بندہ کی سچی جستجو اور غیر معمولی مجاہدہ کو دیکھ کر اپنا وجود آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اَنَا الْمَوْجُوْد کے اِلہام سے سب پردوں کو درمیان سے ہٹا دیتا ہے۔ یہی وہ عجیب نکتہ ہے جس کی طرف نہایت خوبصورتی کے ساتھ مقدّس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

(باقی دیکھیں ص۱۱ پر)

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ اور محترم شیخ محمد دین صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۲۵ نبوت۔ اخبار الفضل کے ذریعہ یکے بعد دیگرے دو افسوسناک اطلاعات ملی ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہٗ بتاریخ ۱۹ نبوت (نومبر) بعمر ۸۶ سال کراچی میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومؓ کا جنازہ بغرضِ تدفین کراچی سے ربوہ لایا جارہا ہے۔

۲۔ مورخہ ۲۰/۲۱ نبوت (نومبر) کی درمیانی رات محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے والد محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختارِ عام صدر انجمن احمدیہ وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادارہ بدر ہر دو بزرگ مرحومین کے جملہ لواحقین اور رشتہ داروں سے خلوصِ قلب کے ساتھ اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے قُربِ خاص میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو اُن کے نیک نمونہ پر عمل کرنے اور خلف الصدق بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قادیان میں نمازِ تراویح اور درس القرآن

قادیان میں رمضان المبارک کا آغاز بتاریخ ۲۲ نبوت (نومبر) بروز جمعہ ہوگیا ہے۔ حسب دستورِ سابق رات بعد نمازِ عشاء مسجد اقصےٰ میں اور تہجد کے وقت مسجد مبارک میں نمازِ تراویح کا سلسلہ جاری ہے۔ جہاں علی الترتیب مکرم حافظ الدین صاحب و مولوی محمد اسحٰق صاحب نمازِ تراویح پڑھا رہے ہیں۔ بعد نمازِ ظہر تا نمازِ عصر مسجد اقصےٰ میں درس القرآن ہوتا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالےٰ نے آج پانچویں روزے میں سورت نساء کے آخر تک اپنا حصۂ درس مکمل کرلیا۔ الحمد للہ۔

احباب ذوق و شوق سے نمازِ تراویح اور درس القرآن میں شریک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے آمین۔

خطبہ جمعہ

ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے وارث کیسے بن سکتے ہیں

اپنا زیادہ سے زیادہ وقت تسبیح و تحمید درود اور دیگر دعاؤں میں صرف کرنا چاہیئے

سورۂ احزاب کی چند آیات کی پُرمعارف تفسیر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ ظہور ۱۳۴۷ ہش بمقام احمدیہ ہال کراچی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حسب ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا۔ ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا (احزاب ۴۲-۴۴)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بیماری کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فرمایا:-

ایک مضمون میں نے ربوہ میں شروع کیا تھا۔ اور وہ

سورۂ احزاب کی اٹھارہویں آیت

کی تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَۃً ؕ وَلَا یَجِدُوْنَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا (احزاب ۱۸)

اس میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے ایک گروہ کے متعلق یہ فیصلہ صادر کرتا ہے کہ اس کی رحمت سے وہ محروم کر دیئے جائیں گے اور ایک دوسرے گروہ کے متعلق وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اس کی رحمت کے دروازے ان کے لئے کھولے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا فیصلہ رحمت سے محروم کر دینے کا ہو یا رحمت کی بارش برسانے کا ہو، ہر دو صورتوں میں میرے فیصلہ کے مقابلہ میں کوئی اور فیصلہ ٹھہر نہیں سکتا اور دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو میرے فیصلوں کو رد کر دے اور بدل دے۔ اس لئے اگر محرومیٔ رحمت سے بچنا ہو تو میری طرف رجوع کرنا ہوگا۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔ مثلاً فرمایا کہ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا" کہ کھجور کی گٹھلی کے اوپر جو ایک لکیر سی ہوتی ہے۔ بالکل معمولی سی۔ وہ اتنا ظلم بھی نہیں کرتا۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ ظلّام نہیں ہے۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اور منفی اور مثبت ہر دو معنی میں مبالغہ کا مفہوم پیدا کرتا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ ذرہ بھر بھی ظلم کرنے والا نہیں اس تعلیم کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی فرد یا گروہ کے متعلق رحمت سے محرومی کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ بھی رحمت کا ہی ایک جلوہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے بھی اس کا مقصود ان لوگوں کی یا اس فرد کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس وجہ سے

اسلام نے ہمیں یہ بتایا

کہ جہنم دائمی نہیں کیونکہ اصلی جہنم تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ اس میں یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی دائمی نہیں۔ جب کسی کی اصلاح ہو جائے اس دنیا میں توبہ اور استغفار کے ذریعہ یا اُس دنیا میں ایک وقت معینہ تک سزا بھگتنے کے نتیجہ میں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے اس کے لئے کھولتا ہے۔ اور پھر جہنم کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں۔ لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ نکل جاؤ سارے یہاں سے۔ اب جہنم میں کسی کو رکھنے کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔ سورۂ احزاب کی ایک دن میں تلاوت کر رہا تھا جب میں اس آیت پر پہنچا تو میری توجہ کو اس آیت نے اپنی طرف کھینچا اور میں رک گیا۔ میں نے اس آیت کے مضمون پر جب غور کیا تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ صرف یہ کہہ دینا تو ہمارے لئے کافی نہیں ہے کہ اگر رحمت سے تمہیں محروم کر دوں گا تو میری رحمت تمہیں نہیں مل سکے گی اور اگر رحمت تمہیں دینا چاہوں گا تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں میری رحمت سے محروم نہیں کر سکے گی میری گرفت سے بھی تم بچ نہیں سکتے اور میرے احسان کی بارش سے بھی دنیا کی کوئی طاقت تمہیں محروم نہیں کر سکتی۔ اس لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے ضرور تفصیلی ہدایات دی ہوں گی کہ وہ کونسی باتیں ہیں جن کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور وہ کونسے اعمال ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر خوش ہوتا اور اپنی رحمت سے اسے نوازتا ہے۔

پہلے حصہ کے متعلق میں نے سورۂ احزاب کی بعض آیات لے کر تفصیل سے بتلایا تھا کہ وہ غالباً دس ایسی باتیں یا ایسے اعمال شنیعہ ہیں جن کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور بطور مثال صرف اسی سورت کی آیتیں لے کر میں نے یہ مضمون بیان کیا تھا

دوسرا حصہ اس مضمون کا یہ ہے

کہ اگر اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی رحمت سے نوازنا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت ایسے ایسے انسان یا جماعت کو محروم نہیں کر سکتی۔ اس کے متعلق میں نے سورۂ احزاب کی ہی اس آیت کے بعد کی آیتوں کو لیا۔ اور انہیں پڑھتے ہوئے میں نے غور کیا کہ وہ کیا بتاتی ہیں۔ اور بہت سی آیتیں میں نے نوٹ کی تھیں۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ وہیں یہ مضمون ختم ہو جائے گا۔ لیکن وہاں یہ ختم نہیں ہوا۔ اور یہ رحمت والا حصہ اب کراچی کے حصہ میں آگیا ہے۔ مضمون کے لحاظ سے۔ اور خدا کرے کہ ہم سب کے حصہ میں اس کی رحمت ہی آئے۔ اس کے غضب کی نگاہ ہم پر کبھی نہ پڑے۔ اور یہ اس کے فضل ہی سے ہو سکتا ہے۔

یہاں یہ فرمایا تھا کہ اگر میرے عذاب سے بچنا ہو تو میری طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اگر میری رحمت حاصل کرنا ہو تو میری رحمت صرف میرے فضل سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ کسی عمل سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے یہاں

میری کی بتائی ہوئی تدبیر

پر تم عمل کرو۔ وہاں دعا کے ساتھ میری طرف رجوع

منظوم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کو خاکساری پسند ہے

تکبّر سے نہیں ملتا وہ دلدار ملے جو خاک سے اسکو ملے یار
کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے کرے پاک آپکو تب اسکو پاوے
پسند آتی ہے اس کو خاکساری تذلّل ہے رہِ درگاہِ باری
عجب نادان ہے وہ مغرور و گمراہ کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

بھی کرتے رہو کہ ہمارے اعمال میں کوئی ایسا نقص، کوئی ایسی شیطنت، کوئی ایسی بدنیتی نہ رہ جائے کہ باوجود ظاہراً ان اعمال کے اچھا ہونے کے پھر بھی تیرے حضور سے وہ دھتکار دیئے جائیں۔

اسی وقت میں صرف ایک بات اس سلسلہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ (جیسا کہ سورۂ احزاب کی ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ آیات میں بتلایا گیا ہے) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر میری رحمت کے حصہ دار بننا چاہتے ہو۔ میرے فضلوں کے وارث بننا چاہتے ہو تو پھر

ایک راستہ میرے فضلوں کے وارث بننے کا یہ ہے

کہ اُذۡکُرُوا اللّٰہَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًا ذکر دل کا بھی ہوتا ہے۔ ذکر زبان کا بھی ہوتا ہے۔ زبان کا ذکر بھی انسان کو جتنا موقع اور فرصت ملے کرتے رہنا چاہیئے

زبان کے ذکر کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک وہ حصہ جس کے متعلق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے معین ہدایت دی۔ مثلاً یہ کہ فرض نماز کے بعد ۳۳-۳۳ دفعہ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کہہ کر سَو کے عدد کو پورا کرنا تو اسی شکل میں اسی ہدایت کے مطابق ذکر کرنا چاہیئے نماز کے بعد۔ کیونکہ یہی سنتِ نبوی ہے۔ کوئی شخص اگر فرض نماز سے پہلے یہ ذکر کرتا ہے تو وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احترام اور ادب کو مدنظر نہیں رکھتا۔ کیونکہ آپ نے نماز سے پہلے نہیں بلکہ نماز کے بعد ذکر کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی شخص ۳۳ دفعہ سے زائد کرتا ہے تو وہ بھی بے ادبی کا مرتکب ہے۔

ابھی چند دن ہوئے غالباً کسی ایک مجدد کی کتاب میں پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے ایک واقعہ لکھا ہے [illegible] ما ہیں۔ کہ ایک بزرگ تھے انہوں نے سوچا کہ میں گنہگار آدمی ہوں۔ ۳۳ دفعہ کی بجائے سَو سَو دفعہ پڑھا کروں گا چند دنوں کے بعد انہیں ایک خواب آئی کہ حشر کا میدان ہے۔ ایک جگہ ایک فرشتے نے میز لگائی ہوئی ہے۔ اور اعلان ہو رہا ہے کہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز کے بعد ذکر کیا کرتے تھے وہ ادھر آ جائیں اور اپنا انعام لیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بڑی مخلوق ہے جو وہاں جمع ہوئی اور ان کو انعام ملنے شروع ہوئے میں آگے بڑھتا ہوں اور پھر ہجوم میں پھنس جاتا ہوں۔ آگے جا نہیں سکتا۔ اور اس وقت ان کو یہی خیال ہے کہ ہجوم کی وجہ سے میں اس انعام دینے والے فرشتہ کے قریب نہیں ہو سکتا۔ جب میرا وقت آئے گا میں انعام لوں گا۔ پھر آہستہ آہستہ ہجوم کم ہونا شروع ہوا۔ لوگ انعام لیتے اور چلے جاتے جب چند آدمی رہ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ آگے بڑھا۔ اس فرشتہ نے میری طرف کوئی توجہ نہ دی۔ پھر جب ساروں نے انعام لے لئے تو اس نے اپنا سامان لپیٹنا شروع کر دیا۔ اس نے کہا میں آگے بڑھا اور کہا کہ میرا انعام کہاں ہے۔ فرشتہ نے کہا تمہارا انعام کیسا (وہ تو سمجھے تھے کہ میں سَو دفعہ پڑھتا ہوں مجھے شاید زیادہ انعام ملے گا) یہ انعام تو ان لوگوں کو مل رہا ہے جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے تھے۔ تم نے ۳۳ دفعہ کی بجائے سَو سَو دفعہ پڑھا ہے سنت کی پیروی نہیں کی۔ اس پر انہوں نے بہت استغفار کیا لیکن کوئی غلط نہ ہو جائے کسی کے زمانہ میں۔ اسی لئے میں نے شروع میں اس سلسلہ میں یہ فقرے کہے تھے کہ

ایک ذکر وہ ہے

جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اس تسلسل میں جو آپ نے بتایا۔ اسی تعداد میں جو آپ نے معین کی اور جس پر آپ نے عمل کیا وہ ذکر ہے۔ مثلاً نماز میں فرائض کے بعد تینتیس تینتیس بار۔ جو اس سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے عمل کرنا چاہے اس کو نماز کے بعد ہی کرنا پڑیگا نماز سے پہلے نہیں۔ اور ۳۳-۳۳-۳۳ دفعہ ہی کہنا پڑے گا۔ ایک تو یہ ذکر ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اور بھی کئی سنتیں اسی سلسلہ میں ہیں لیکن ایک ذکر وہ ہے جو عام ہدایت کی اتباع میں ہے۔ مثلاً اس آیت کریمہ میں ہے ذِکۡرًا کَثِیۡرًا کہ کثرت سے ذکر کرو اس میں تعیین کوئی نہیں۔ نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوئی تعیین کی۔ تو ان اذکار کے علاوہ جو سنت نبوی سے ہمیں معلوم ہوتے ہیں اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کے اس حکم کے مطابق کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے وہ اپنے لئے کم سے کم یا جماعت کا امام کم سے کم ذکر مقرر کر دیتا ہے تو یہ سنت نبوی کے خلاف نہیں کیونکہ آپ کی سنت کہیں ہمیں یہ نہیں بتلاتی کہ چوبیس گھنٹے میں اس سے زیادہ ذکر نہیں کرنا یا اس سے کم نہیں کرنا بلکہ عام نصیحت ہے کہ زیادہ سے زیادہ ذکر کرو تو زبان کا ذکر ایک تو وہ ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع میں کیا جاتا ہے اور ایک وہ ہے جو قرآن کریم کی تعلیم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ذکرِ کثیر کے اندر آتا ہے

بعض آدمی اپنے لئے تعیین کرتے ہیں

کہ کم سے کم اس قدر ذکر ضرور کروں گا بعض اوقات ان کا امام تعیین کرتا ہے "ذِکۡرًا کَثِیۡرًا" کی روشنی میں۔ اس میں کم سے کم تعداد کی تعیین کی جاتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ کتنا ہو اسے افراد پر چھوڑا جاتا ہے تاکہ ساری جماعت کا معیار بلند کیا جا سکے

پس اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ صبح و شام اس کی تسبیح میں مشغول رہو اور خدا تعالےٰ کا ذکر بہت کیا کرو۔ اس کی رحمت کے وارث بننے کے لئے یہ ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ (یہاں رحمت کا لفظ ہے یہاں صلوٰۃ کا لفظ ہے۔ اور صلوٰۃ کے لغوی معنے جب یہ لفظ اللہ کے لئے استعمال ہو رحمت کے ہیں) هُوَ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلَیۡکُمۡ اللہ تعالےٰ تمہیں اپنی رحمتوں سے نوازے گا۔ نیز اللہ تعالےٰ نے ملائکہ کو کہا ہے کہ میرے وہ بندے جو میرے ذکر کثیر میں مشغول ہوں اور صبح و شام میری تسبیح اور تحمید میں لگے ہوں ان کے لئے بھی دعائیں کرتے رہو کیونکہ صلوٰۃ کا لفظ جب ملائکہ کے لئے آئے تو اس کے معنی ہوتے ہیں رحمت کا سلوک کی اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میری یہ رحمت ذکر کثیر اور صبح و شام تسبیح کرنے کے نتیجہ میں جس شکل میں نازل ہوتی ہے وہ اصولی ہے۔ یہ نہیں کہا کہ فلاں رحمت یا فلاں رحمت قرآن کریم نے اس کی تفصیل بھی بتائی ہے۔ لیکن یہاں یہ فرمایا ہے کہ اصولی طور پر تم خدا کی رحمت کے مستحق اور ملائکہ کی دعاؤں کے وارث ہو جاؤ گے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے لئے نور کے سامان پیدا کئے جائیں گے۔ یعنی اس کے نتیجہ میں یُخۡرِجُکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ۔ اندھیرے دور کر دئے جائیں گے اور زندگی منور ہو جائے گی اور اس نور کے متعلق قرآن کریم نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ وہ نور اس دنیا میں بھی صراطِ مستقیم سے بھٹکنے سے محفوظ رکھتا ہے اور رحمت کے راستوں پر چلاتا ہے۔ مثلاً رات کے اندھیرے میں جس وقت ہوائی جہاز کسی ایروڈروم پر اتر رہا ہوتا ہے تو اس کو راستہ دکھانے کے لئے روشنیاں جلائی جاتی ہیں۔ اسی طرح سمجھ لیں کہ آپ رحمت باری کے حصول کے بعد اندھیروں سے نکل کر روشنی کی راہ کو اختیار کرتے ہیں تو آپ کو یقین ہوتا ہے (جس طرح اس پائلٹ کو یقین ہوتا ہے کہ میں صحیح سلامت خود بھی اتروں گا، اور مسافروں کو بھی اتاروں گا) کہ آپ صراطِ مستقیم پر قائم ہیں تو

یہ ایک بنیادی فضل اور احسان ہے

اللہ کا، جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے۔ یعنی ان کے لئے ایک نور کی پیدائش کا حکم نازل کرتا ہے اور خدا کا ایک مومن بندہ خدا کے نور میں صراطِ مستقیم پا کر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہا کہ میں اگر کسی کے لئے رحمت کا ارادہ کروں تو دنیا کی کوئی طاقت اسے میری رحمت سے محروم نہیں کر سکتی تو وہاں یہ مطلب نہیں تھا کہ بلاوجہ اور بغیر انسان کی کسی کوشش اور عزم کے کہ جس نے خدا کے احکام کی پابندی کرنی ہے کسی گندے نا اہل کو اٹھا کر اللہ تعالےٰ رحمت کا وارث بنا دیتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اور جنہیں وہ اعمال صالحہ سمجھتا ہے وہ بھی اس کے لئے بے ثمر ہیں جب تک اللہ تعالےٰ کا فضل نہ ہو

جو فقرہ قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان سے اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے یعنی وَمَاۤ اُبَرِّیٴُ نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوۡٓءِ۔ خدا کا ایک برگزیدہ نبی وہ جو نبوت کے لئے خدا کے فرشتوں کی گود میں پرورش پا رہا تھا اس کے منہ سے یہ فقرہ نکلنا اور قرآن کریم کا اسے بیان کر دینا ہمارے لئے ایک بڑا سبق ہے۔ انسان خواہ کتنا ہی مجاہدہ کیوں نہ کرے۔ ہزار بشری کمزوریاں کوتاہیاں ساتھ لگی ہیں۔ بعض دفعہ مجبور ہو جاتا ہے بعض دفعہ شیطانی وسوسوں سے مجبور ہو جاتا ہے اور گناہ کر بیٹھتا ہے۔ خدا کے فضل کے بغیر، خدا کی رحمت کے بغیر اس کی رحمت کو بھی ہم حاصل نہیں کر سکتے لیکن اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں

رحمت کے حصول کیلئے بعض راستوں کی تعیین

کی ہے۔ بعض اعمال صالحہ کے بجا لانے کا حکم فرمایا ہے جو شخص اِبا اور استکبار سے یہ کہتا ہے کہ خدا کے حکم کو تو میں نہ مانوں گا۔ لیکن اس کی رحمت کا میں امیدوار ہوں گا۔ وہ پاگل ہے یا شیطان کے چیلوں میں سے ہے۔ جس نے خدا کی ذات پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان لانے کے بعد بھی اس کے احکام کی بجا آوری سے انکار کیا پس ایک راستہ جو خدا کی رحمت کے بے پایاں سمندر تک لے جانے والا ہے وہ یہ ہے کہ کثرت سے اس کا ذکر کیا جائے اور صبح و شام اس کی تسبیح کی جائے جماعت کے معیار کو اس سلسلہ میں بلند کرنے کے لئے میں نے جماعت سے یہ کہا تھا کہ وہ مختلف عمروں کے لحاظ سے مقررہ تعداد میں

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ

العظیم

اور درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھنا ہے۔ کم از کم اتنی تعداد میں پڑھنا ہے یہ نہیں کہ اس سے زیادہ نہیں پڑھنا بعض دوست تو لکھتے ہیں اور بڑا لطف آتا ہے کہ آپ نے

تین سو دفعہ

کہا اور ہمیں توجہ ہوئی۔ اور ایک دوست نے لکھا کہ میرا بچہ جو شاید

اطفال کی عمر

کا تھا وہ چھ سات سو دفعہ بلکہ بعض دنوں میں ہزار دفعہ پڑھتا ہے۔ تو زیادہ پڑھنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ ہی پڑھنا چاہیئے بلکہ کچھ زیادہ ضرور کرنا چاہیئے تاکہ وہ تعداد لاتعداد بن جائے۔ کیونکہ معیّن میں جب غیر معیّن مل جاتا ہے تو سارا غیر معیّن بن جاتا ہے معیّن نہیں بنتا۔ اگر تین سو میں غیر معیّن تعداد درود و تسبیح اور تحمید شامل کر دی جائے تو ٹوٹل جو بنے گا، مجموعہ جو اس کا ہو گا وہ غیر معیّن ہے۔ پس چونکہ ہم اپنے رب سے امید رکھتے ہیں کہ وہ بغیر حساب کے دنیوی اور اخروی نعمتیں ہمیں عطا کرے گا اس لئے ہماری عقل یہ کہتی ہے، ہمارا مذہب یہ کہتا ہے کہ جب بغیر حساب کے تم اس کی نعمتوں کے حصول کے امیدوار ہو تو پھر

بغیر حساب کے اُس کا شکر بھی ادا کرو

ویسے تو مختلف وظیفے یا تسبیحیں یا درود جو بڑا درود ہے جو ہم نماز میں بھی پڑھتے ہیں وہ بھی ضرور پڑھنا چاہیئے لیکن اللہ تعالیٰ کی کسی مصلحت نے اس شکل میں بھی اسے اب ہمارے لئے اُتارا ہے۔ تو اس زمانہ کے لئے اس میں بھی بڑی برکت ہے۔ وہ جو پرانا طریق ہے اس میں بھی بڑی برکت ہے۔ یہ تو نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ آدھی برکتیں تو ہم لیتے اور آدھی ہمیں مل بھی سکتی ہیں تو ہم نہیں لیتے۔ کسی کو بیس روپے دئے جائیں تو وہ یہ نہیں کہتا کہ دس مجھے دے دو اور دس میں نہیں لیتا۔ دنیا کے عارضی بے حقیقت سامانوں کے متعلق جب ہماری فطرت زیادہ سے زیادہ کی خواہش رکھتی ہے اور جب بہک جاتی ہے تو ناجائز ذرائع سے بھی حصول کی کوشش کرتی ہے لیکن روحانی نعمت کے متعلق تو کوئی کہہ نہیں سکتا کہ اتنی مجھے چاہیئے اس سے زیادہ نہیں چاہیئے۔ جتنی زیادہ سے زیادہ مل سکے اس کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے ان طریقوں پر جو خدا تعالیٰ نے بتائے ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر موجود ہے جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریقوں کو چھوڑ کر اپنے لئے اپنی مقرر کردہ راہیں متعیّن کرتا ہے وہ خدا کی طرف نہیں لے جا سکتیں۔ کیونکہ یہ خدا کی بتائی ہوئی نہیں۔ اگر دل کا وسوسہ ہے تو وسوسہ کا منبع چونکہ شیطان ہے شیطان کی طرف اسے شاید لے جائیں۔ قرآن کریم نے جو بتایا۔ جہاں حد بندی کی۔ اس سے آگے نہیں جانا۔ جہاں حد بندی نہیں کی عام حکم دیا ہے قرآن کریم نے کہا

ذکرِ کثیر کرو

قرآن کریم نے کہا ہے صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔ یہ نہیں کہا پانچ دفعہ کرو۔ یہ نہیں کہا پانچ ہزار دفعہ کرو۔ تو سارا دن مشغول رہنا چاہیئے۔ اس میں جو تعیین کی جاتی ہے صرف کم سے کم دفعہ کی کی جاتی ہے تاکہ ساری جماعت کا معیار کچھ اونچا ہو جائے۔ مثلاً ایک وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے حالات کے مطابق بارہ کی تعیین کی تھی۔ اس بارہ میں بھی بعض جاہلوں نے آپؓ پر اعتراض کر دیا تھا کہ بارہ کی تعیین کیوں۔ یہ بھی بدعت ہے۔ آپ نے انہیں یہ جواب دیا جو ابھی میں نے کہا ہے کہ جب معیّن میں غیر معیّن شامل ہو تو مجموعی طور پر غیر معیّن بن جاتا ہے یہ جواب آپ نے اسی وقت دیا اعتراض کرنے والوں کو کہ میں نے تمہیں کب کہا ہے کہ بارہ سے زیادہ نہیں کرنا۔ میں نے تمہیں کہا ہے کہ کم سے کم بارہ دفعہ کہو۔ بارہ سو دفعہ کہو۔ بارہ ہزار دفعہ کرو میں نے تمہیں کب منع کیا ہے جس میں جتنی ہمت ہو جتنا شوق ہو جتنا وقت ملے وہ زیادہ سے زیادہ

خدا تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی تحمید

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنے میں خرچ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے

اگر میری طبیعت ٹھیک ہوئی تو میں مغرب کے بعد مجلس میں یا اللہ تعالیٰ نے صحت اور توفیق دی تو خطبوں میں یہ مضمون کراچی ہی میں ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔

(الفضل ۱۴ نبوت سنہ ۱۳۴۷ ہش)

درخواست دُعا

میں امسال علیگڈھ یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان دے رہی ہوں نمایاں کامیابی کے لئے جملہ قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار نعیم حفیظ کرہل
ضلع مین پوری۔ یوپی

شاہجہانپور میں صوبائی کانفرنس کے موقع پر

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

عزیزہ مکرمہ محترمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے شاہجہانپور میں ہونے والی صوبائی کانفرنس کے موقع پر مستورات کے اجلاس کے لئے پیغام مانگا ہے۔ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی وجہ سے بہت مصروف رہی ہوں اس لئے پیغام جلد نہ بھجوا سکی۔ آپ میری طرف سے وہاں جلسہ میں شامل ہونے والی تمام خواتین کو السلام علیکم پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ اجتماع بابرکت کرے اور اس کے فضلوں اور انوار کی بارش آپ سب پر ہو۔ ہمارا مقصدِ زندگی خواہ ہم دنیا کے کسی خطۂ زمین میں رہتے ہوں ایک ہی ہے اور وہ ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر عمل کرنا

یعنی ایک طرف قیامِ توحید کی کوشش اپنے عمل اور اپنی قربانیوں سے، دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنا، آپؐ کی کامل اطاعت اور آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو کر دنیا کے سامنے صحیح اسلام کو پیش کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض دنیا کو کوئی نیا پیغام دینا نہیں بلکہ حقیقی اسلام جسے لوگ بھول چکے تھے پھر سے اس کا پیغام دنیا کو دینا اور قرآن مجید کی تعلیم پر دنیا کو چلانا تھا۔ اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے۔ ایک مسلمان امن کا علمبردار ہوتا ہے وہ کسی کو دکھ نہیں دے سکتا۔ وہ کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف ہی یہ فرمائی ہے:۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَّدِہٖ وَلِسَانِہٖ

حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپؐ کی زندگی کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ اپنے بدترین دشمن سے بھی جیسا عفو، رحم اور محبت کا سلوک، آپؐ نے کیا اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کسی اور کی نہیں دی جا سکتی۔

پس اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والی بہنو! اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عہدِ بیعت باندھنے والی بہنو! آپ کا فرض ہے کہ اپنے عمل سے، اپنے اخلاق سے، اپنی قربانیوں سے، اپنے کردار سے اور اپنے حُسنِ سلوک سے دنیا پر واضح کر دیں کہ صداقت آپ کے پاس ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو انسان کے اندر حقیقی انسانیت پیدا کرتا ہے۔ اسلام ہمارا مذہب ہے جسے قبول کرنے کے بعد انسان میں ایک انقلابِ عظیم رونما ہوتا ہے اور حقیقی اسلام کی شکل آپ نے دنیا کو **احمدیت** کے آئینہ میں اپنے عمل سے دکھانی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ صرف نام کے مسلمان اور احمدی نہ ہوں بلکہ حقیقی مسلمان اور سچی احمدی ثابت ہوں۔

دعاؤں کی عادت ڈالیں یہ سب سے بڑا ہتھیار ہے جو اسلام نے مسلمانوں کو عطا فرمایا ہے۔ اپنے ربّ کے آگے جھکیں۔ دعائیں کریں اسلام کے غلبہ کی۔ دعائیں کریں جماعت کی ترقی کی۔ دعائیں کریں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت اور اپنے مقاصد میں کامیابی کی۔ دعائیں کریں اپنی روحانی ترقیات کے لئے۔ دعائیں کریں اپنی اگلی نسل کی روحانی اور دینی تعلیم و تربیت کے لئے۔ تا آپ کی اگلی نسل آپ کی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل بن سکے۔ آمین اللّٰھم آمین

اپنے لئے بھی آپ سب بہنوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ خدا حافظ و ناصر ہو سب کا

آپ کی بہن **مریم صدیقہ**
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

روزہ ___ اور ___ اس کے مسائل

خورشید احمد انور

اسلامی عبادات کی حکمت اور روزہ

اسلامی تعلیم کو موٹے طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ عبادات اور معاملات۔ اسلامی عبادات کا اصل مقصد انسانی زندگی کو رضائے الٰہی اور اس کے احکام و اوامر کے مطابق ڈھالنا اور اسے معبودِ حقیقی کی صحیح معرفت سے روشناس کرانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اسلامی عبادات اپنے اندر ایک مکمل اور جامع لائحۂ عمل رکھتی ہیں۔ جن پر کما حقہٗ عمل پیرا ہو کر ایک انسان اپنے معبودِ حقیقی سے رشتۂ معبودیت قائم کر سکتا ہے۔

اسی بلند اور مبارک مقصد کے حصول کے لئے منجملہ دیگر عبادات کے مسلمانوں پر مسلسل ایک ماہ کے روزے فرض کئے گئے ہیں جو اسلام کے بنیادی ارکان میں سے تیسرے رکن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں روزے کی فرضیت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (بقرہ آیت ۱۸۴) یعنی اے ایمان والو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا جاتا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ تاکہ تم (روحانی امراض اور ناپاکیوں سے بچتے ہوئے) متقی بن جاؤ۔

دوسرے مذاہب میں روزہ کا وجود

آیت مذکورہ میں جہاں مسلمانوں کے لئے روزہ کی فرضیت کا ذکر کیا گیا ہے وہاں کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کے ذریعہ اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ فرضیت آج صرف تمہارے لئے بیان نہیں کی جا رہی بلکہ ابتدائے آفرینش سے اب تک جتنی بھی اقوام و ملل گزری ہیں ان سب میں روزہ عبادت اور نظامِ مذہبی کے جزء کی حیثیت سے مسلّم سمجھا جاتا رہا ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے، جسے سب سے پہلے قرآنِ کریم نے ہی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ قدیم تواریخ ادیان کا مطالعہ بتاتا ہے کہ دنیا کی سب سے ابتدائی اقوام اپنے مُردوں کے لئے ایصالِ ثواب کی خاطر روزہ رکھتی رہی ہیں۔ اسی طرح قدیم مصریوں، یونانیوں اور مشرکینِ عرب میں روزہ کا رواج رہا ہے۔ یہود نصاریٰ اور ہندوؤں کے قریباً تمام فرقوں اور جین دھرم کے ماننے والوں میں آج بھی روزہ کا وجود پایا جاتا ہے۔ پھر پارسی مذہب میں گو عوام کے لئے نہیں مگر ان کے علماء اور مذہبی رہنماؤں کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

الغرض تمام اقوام و مذاہب میں روزہ کا پایا جانا ایک ایسی حقیقت ہے جسے آج کا مؤرخ اور مبصر پوری تحقیق و تدقیق کے بعد تسلیم کر چکا ہے جس کا ثبوت انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کا یہ حوالہ ہے کہ:۔

> "روزہ کے اصول اور طریقے گو آب و ہوا، قومیت و تہذیب اور گرد و پیش کے اختلافات کی وجہ سے مختلف ہوں لیکن ہم کسی ایسے مذہب کا نام مشکل سے لے سکتے ہیں جس کے مذہبی نظام میں روزہ تسلیم نہ کیا گیا ہو"
>
> (جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۳)

اسلامی روزوں کی امتیازی شان

اگرچہ فی الجملہ تمام مذاہب ہی میں روزوں کی کوئی نہ کوئی شکل موجود ہے لیکن یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اسلام نے جس قسم کے روزوں کا حکم دیا ہے وہ دیگر مذاہب کے روزوں کے مقابلہ میں ایک امتیازی شان اور جداگانہ حیثیت کے حامل ہیں۔ ایک کامل اور اتم دین ہونے کے واسطے اسلام نے جہاں شریعت کو اس کی معراج تک پہنچا دیا وہاں اس عبادت کو بھی ایک صورتِ تکمیل بخشی اور دیگر عبادات کی طرح روزہ کے متعلق بھی گزشتہ نظریات اور مفہوم کو بالکل بدل دیا۔ اس نے روزہ کو غم و اندوہ کے اظہار کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ کہہ کر واضح کر دیا کہ روزہ نام ہے ایک ایسے لائحۂ عمل کا جو انسان کو اعلیٰ درجہ کے اوصاف و اخلاق سے متصف کر کے اسے ہر قسم کی روحانی امراض اور ناپاکیوں سے منزّہ کر دے۔ یہی وہ عظیم مقصد ہے جو روزہ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اور اگر یہ مقصد پیشِ نظر نہیں تو ارشادِ نبوی رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ کے تحت وہ روزہ اپنے نفس کو بلاوجہ بھوک اور پیاس کی اذیت دینے سے بڑھ کر اور کچھ حیثیت نہیں رکھتا

روزہ کی لغوی اور اصطلاحی تشریح

قرآن کریم نے روزہ کے لئے صوم کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی "الامساک" یعنی کسی کام سے رک جانے یا مطلقاً کسی کام کے کرنے سے رک جانے کے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ بات کرنے سے رک جانے کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ شرعی اصطلاح میں صوم کی جو تعریف کی گئی ہے وہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں یوں ہے کہ اِنَّہٗ اِمْسَاکٌ مَخْصُوْصٌ فِیْ زَمَنٍ مَخْصُوْصٍ بِشُرُوْطٍ مَخْصُوْصَۃٍ یعنی بعض خاص افعال سے ایک مقررہ مدت تک کے لئے چند مخصوص شرائط کے ساتھ رک جانے کا نام روزہ ہے۔

اسی تعریف کو نہایت جامع و مانع، مگر قدرے مختلف الفاظ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بھی بیان فرمایا ہے کہ اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ۔ یعنی روزہ نام ہے نصف صبر و ضبط کا اور صبر کرنا ایمان کا نصف حصہ ہے۔

دو طرح کی اس تعریف سے یہ بات واضح ہو گئی کہ روزہ ایک ایسی مشق اور عملی ٹریننگ ہے جس کے نتیجہ میں انسانی نفس اپنے اندر ایک غیر معمولی روحانی اور اخلاقی انقلاب پیدا کر سکے۔ ہاں ایسا انقلاب جو تقویٰ اور خشیۃ اللہ کے نام سے تعبیر کیا جا سکتا ہو

رمضان المبارک کی فضیلت اور برکات

رمضان کے ایک معنی تپش اور حرارت کے ہیں اور چونکہ روزہ کے ذریعہ انسان میں تزکیہ نفس کے لئے ایک طبعی جوش اور حرارت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس روحانی حرارت اور تپش کی وجہ سے اس ماہ کو بھی رمضان کہتے ہیں

یوں تو روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہونے کی حیثیت سے اتنی ہی اہمیت کا حامل ہے جتنی کہ دیگر عبادات اسلامی کی۔ لیکن ایک اور حیثیت سے روزہ کچھ جداگانہ شان بھی رکھتا ہے۔ چنانچہ رمضان کی ایک فضیلت تو قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ یعنی یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں ہم نے قرآن کریم جیسی کامل اور عالمگیر شریعت کو نازل فرمایا اور اس طرح قیامت تک کے لئے تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کا سامان بہم پہنچایا۔

پھر حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ الْفِطْرِ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ (متفق علیہ) یعنی ابن آدم کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھایا جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ ایک بندہ میری خاطر اپنی خواہشات اور اپنا کھانا پینا ترک کر دیتا ہے اس لئے اس کا اجر بھی میں خود بن جاتا ہوں یعنی وہ لامحدود ثواب کا حقدار ٹھہرتا ہوں) روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بو بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بہتر ہے۔ اور روزے (انسان کے لئے بُرے خیالات و افعال سے بچنے کیلئے) ڈھال بن جاتے ہیں پس جس دن کوئی تم میں سے روزہ رکھے اسے چاہیئے کہ نہ تو فحش کلامی کرے اور نہ ہی شور و غوغا کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو یہ کہہ کر بات ختم کر دے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔"

حدیث نبوی میں روزہ اور روزہ دار کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ ایک یہی فضیلت کیا کم ہے کہ روزہ رکھنے سے نہ صرف افراد میں بلکہ پورے معاشرہ میں ایک پاک تبدیلی آ جاتی ہے۔ اور یہ بابرکت مہینہ ہر قسم کے بُرے وساوس اور ناپسندیدہ حرکات سے بچنے کے لئے سپر بن جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی روزہ بھوک اور پیاس کے ذریعہ انسان میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ وہ فقراء اور مساکین جن کی تمام عمر ہی اسی فاقہ کشی میں گزرتی ہے آخر ان کا کیا حال ہوگا۔ اسی طرح ان یتامیٰ و بیوگان پر کیا گزرتی ہوگی، جو نانِ شبینہ تک کے محتاج ہیں۔

یہی نہیں بلکہ جسمانی اعتبار سے بھی روزہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مفید قرار دیا ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے موجودہ طب بھی تسلیم کر چکی ہے۔

روزہ کے احکام و مسائل

روزہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف اور اس کی برکات و فیوض بیان کر چکنے کے بعد مناسب ہوگا کہ اس کے احکام و مسائل پر بھی مختصراً روشنی ڈالی جائے تاکہ احباب کرام اس

بابرکت مہینہ سے کما حقہٗ مستفید ہو سکیں

★ —— رمضان المبارک کے روزوں کے لئے چاند کا دیکھنا ضروری ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین یعنی ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور ماہ شوال کا چاند دیکھ کر عید الفطر مناؤ۔ ہاں اگر بادل کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو ماہ شعبان کے تیس دن پورے کر لو اور اس کے بعد رمضان کے روزے شروع کرو۔

★ —— چاند دیکھتے وقت یہ دعا کرنا مسنون ہے کہ اللّٰھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ ھلال رشد وخیر۔ یعنی اے خدا ہم پر اس چاند کو امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ چڑھا۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔ اے خدا! یہ ہلال ہمارے لئے رشد و خیر کا موجب ہو

★ —— روزہ رکھنے کے لئے سحری کے وقت اٹھ کر کھانا کھا لینا جسمانی اور روحانی اعتبار سے کئی قسم کی برکات کا حامل ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تسحروا فان فی السحور برکۃ" یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے

★ —— روزہ رکھنے کے لئے نیت کا ہونا ضروری ہے تاکہ روزہ میں اس کے آداب و احکام ملحوظ رہیں۔ پہلے نمبر پر تو نیت ہی ہے۔ کیونکہ اسلام میں تمام اعمال کا دارومدار نیت پر رکھا گیا ہے اس لئے روزہ رکھتے وقت یہ نیت بھی ہو کہ رمضان کے فرض روزے رکھ رہا ہوں

★ —— روزہ کا مقصد ہر قسم کی لغویات و فواحش سے مجتنب ہو کر اصلاح نفس اور تزکیۂ قلب کے مبارک اور بلند مقصد کا حصول ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ" ان یدع طعامہ وشرابہ یعنی جو شخص روزہ رکھ کر بھی جھوٹ اور برے اعمال سے پرہیز نہیں کرتا تو اس کا کھانا اور پینا ترک کر دینا خدا تعالے کے حضور پسندیدہ اور قابل قبول نہیں۔

★ —— روزہ کی حالت میں سہواً کوئی چیز کھا لینا روزہ میں خلل انداز نہیں ہوتا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ من نسی وھو صائم فاکل وشرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ یعنی جس نے روزہ کی حالت میں سہواً کھانا کھا لیا یا پانی پی لیا۔ (وہ روزہ دار ہی ہے) وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کیونکہ خدا نے ہی اس کو کھلایا اور پلایا ہے۔

★ —— اسی طرح بحالت روزہ از خود قے ہو جانے، شدت کی گرمی کے باعث سر پر پانی ڈالنے، مسواک وغیرہ کرنے، یا اشد مجبوری کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ یا کوئی دوسری دوائی ڈال لینے سے روزہ برقرار رہتا ہے۔ ہاں عمداً قے کرنے ٹیکہ یا انجکشن لگوانے، انیما کرنے اور عمداً کوئی چیز کھا لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جس کے لئے روزہ کی قضاء کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہے اور کفارہ کی صورت میں ۶۰ روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ایک مسکین کو ہی ۶۰ دنوں تک کھانا کھلانا ضروری ہے۔

★ —— حضرت انسؓ کی ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ان اللہ وضع عن الحامل والمرضع الصوم۔ یعنی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے اللہ تعالے نے روزہ مطلقاً معاف کیا ہے۔ اس کے علاوہ مسافر بیمار اور حائضہ عورت کے لئے سفر مرض اور ماہواری کے مخصوص ایام میں روزے سے رخصت دی گئی ہے۔ ان ایام مخصوصہ کے گزر جانے کے بعد رمضان کے روزوں کی قضا ضروری ہے۔ اور اگر کوئی شخص بوجہ مجبوری قضا بھی نہ کر سکے تو اس کے لئے روزوں کا فدیہ دینا ضروری ہے جو ایک دن کے روزہ کے عوض کسی غریب مسکین کو دونوں وقت کا کھانا کھلانا مقرر ہے۔

★ —— غروب آفتاب کے ساتھ ہی روزہ افطار کرنا مسنون ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر" یعنی لوگ تب تک ہمیشہ خیر و برکت میں رہیں گے جب تک روزہ کے افطار کرنے میں جلدی کریں گے

★ —— کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے۔ اسی طرح افطاری کے بعد یہ دعا کرنا بھی مسنون ہے کہ "اللّٰھم لک صمت وعلی رزقک افطرت" یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی حکم سے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رزق سے افطار کیا۔

★ —— جس طرح روزہ افطار کرنا باعث برکت ہے اسی طرح روزہ دار کا روزہ افطار کروانا بھی خیر و برکت کا حامل ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ من فطر صائماً ... فلہ مثل اجرہ یعنی جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے لئے بھی روزہ دار کے برابر اجر ہے۔

★ —— حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل" کان یصوم صوماً فلیصم ذالک الیوم۔ یعنی تم میں سے کوئی بھی رمضان شروع ہونے سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ سوائے اس شخص کے کہ جس کی عادت اس دن روزہ رکھنے کی ہو۔ ایسا شخص اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔

اسی طرح رمضان ختم ہونے کے بعد عید الفطر کے دن روزہ رکھنے سے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً منع فرمایا ہے۔

★ —— رمضان کا آخری عشرہ اپنے جلو میں بے شمار برکات و فیوض لاتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ "شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ یعنی آپ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات و ذکر الٰہی کا خاص اہتمام فرماتے آپ رات کا بیشتر حصہ خود بھی بیدار رہتے اور اپنے اہل بیت کو بھی بیدار رہ کر عبادت اور ذکر الٰہی میں گزارنے کی تاکید فرماتے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا بھی سنت مؤکدہ ہے۔ یہی وہ ایام ہیں جن میں لیلۃ القدر آتی ہے جس کے بارے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان" یعنی لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور جب وہ مبارک گھڑی کسی خوش نصیب کو مل جائے تو وہ یہ مسنون دعا کرے کہ اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔ یعنی اے خدا تو نہایت درجہ عفو و درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کرنا تجھے بہت پسند ہے پس تو میری کوتاہیوں سے بھی عفو و درگزر فرما

★ —— رمضان کے اختتام پر عید الفطر کا دوگانہ ادا کیا جاتا ہے۔ عید کی نماز سے قبل گھر کے تمام خورد و کلاں افراد کی طرف سے خواہ وہ آزاد ہوں یا غلام۔ عورت ہو یا مرد۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی ضروری ہے۔ حتیٰ کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی اس بچہ کی طرف سے بھی واجب ہے جو نماز عید سے پہلے پیدا ہوا ہو۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی حکمت بایں الفاظ بیان فرمائی ہے کہ طھرۃ للصیام وطعمۃ للمساکین۔ یعنی صدقۃ الفطر کی ادائیگی روزوں کی پاکیزگی، اور مساکین کے لئے خوراک کا ذریعہ ہے

★ —— صدقۃ الفطر کی شرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور یا جو مقرر فرمائی ہے۔ اس کی متبادل جنس یا قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ یاد رہے کہ صاع ہمارے وزن کے حساب سے تقریباً ۲½ کلو کا ہوتا ہے۔

★ —— عید الفطر کے بعد ۲ر شوال سے شروع کر کے چھ روزے رکھنا بھی سنت نبوی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان کے تیس روزوں کے علاوہ شوال کے چھ روزے بھی رکھے تو چونکہ ہر نیکی کا اجر کم از کم دس گنا ہوتا ہے، اس لحاظ سے اس نے گویا متواتر ایک سال کے روزے رکھے۔

خدا تعالے ہمیں توفیق دے کہ ہم اس بابرکت مہینہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں اور روزوں کی حکمت کو سمجھتے ہوئے ان تمام احکام و مسائل کو بطریق احسن بجا لائیں۔ اور اس طرح اپنے اندر وہ تبدیلی —— وہ پاک تبدیلی پیدا کر لیں جو روزہ سے مقصود ہے

آمین

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے لڑکے مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم پشاور کو اللہ تعالے نے ۱۴ر ماہ نبوت (نومبر) کو سات سال کے بعد دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ زچگی کے بعد زچہ کے پیٹ میں ورم اور نفخ ہو جانے کی وجہ سے [illegible] مشن ہسپتال میں زیر علاج رکھا گیا ہے۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالے رحم فرمائے اور زچہ بچہ صحت و تندرستی والی لمبی زندگی دے۔ آمین

خاکسار محمد یعقوب سابق کاتب الفضل
حال کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور

۲۔ مکرم عبد الباری صاحب کھتانا سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سلواہ کی والدہ صاحبہ اور بچے بیمار رہتے ہیں۔ نیز آجکل بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔ انہوں نے مبلغ پانچ روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالے ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور ان کی والدہ اور بچوں کو صحت کاملہ عاجلہ بخشے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان نکاح

مکرم عبد الرحیم صاحب ولد محمد نثار صاحب مرحوم ساکن مسکرا یوپی کا نکاح مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ بنت محمد تقی صاحب ساکن موودہا کے ساتھ ۱۰۲۵ روپے مہر پر مکرم انوار محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ راٹھ نے پڑھا۔ انہوں نے اس خوشی میں ۵ روپے

[illegible]

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع

اجتماع میں حفظِ قرآن اور دینی معلومات کا امتحان۔ دلچسپ تقریری مقابلہ

رپورٹ مرتبہ سلیمہ بشریٰ بقاپوری ۔ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ناصرات الاحمدیہ کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۸،۱۷ نبوت (نومبر) منعقد ہونے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ دونوں روز محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بنفسِ نفیس اجتماع میں تشریف لا کر صدارت فرمائی اور اپنے پُر لطف خطاب کے ذریعہ بچیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا

اجتماع سے قبل ہی بچیوں کو تمام مقابلہ جات کے لئے اچھی طرح تیاری کروائی گئی تھی تین بجے روزانہ اجتماع کا پروگرام شروع ہوتا اور مغرب سے کچھ دیر قبل تک جاری رہتا مقامی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بھی بکثرت تشریف لا کر اجتماع کی سب کارروائی سنتی رہیں اور بچیوں کی حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔

۱۷ نبوت بروز اتوار

پہلے روز کا پروگرام زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ عزیزہ فریدہ بنت مولوی محمد عمر علی صاحب نے تلاوت کی۔ ناصرات الاحمدیہ کا عہد دوہرانے کے بعد صاحبزادی امتہ الکریم کوکب نے نظم پڑھی۔

سالانہ رپورٹ

اجتماع کی کارروائی کے شروع میں خاکسار نے ناصرات الاحمدیہ قادیان کی سالانہ کارگزاری کی رپورٹ بابت اکتوبر ۱۹۶۵ء تا ستمبر ۱۹۶۶ء سنائی

رپورٹ کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے اپنی تقریر میں ناصرات الاحمدیہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ان اوصاف کا ذکر فرمایا جن سے ہر احمدی بچی کا متصف ہونا ضروری ہے۔ محترمہ موصوفہ نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جاری فرمودہ حالیہ تحریکات پر بھی روشنی ڈالی جن کا تعلق ناصرات و اطفال سے ہے۔ اس ضمن میں آپ نے نگران ناصرات اور احمدی ماؤں پر اہم ذمہ داری ڈالی کہ اگر وہ کما حقہٗ توجہ اور کوشش کریں تو ان تحریکات پر عملدرآمد کوئی مشکل نہیں۔

مقابلہ حفظِ قرآن

تقریر کے بعد ناصرات الاحمدیہ قادیان کے چھوٹے گروپ کا حفظِ قرآن کا مقابلہ ہوا۔ اس گروپ کے لئے چار سورتیں حفظِ قرآن کے لئے مقرر تھیں۔ یعنی سورۃ القارعۃ۔ سورۃ التکاثر سورۃ العصر۔ سورۃ الھُمزۃ۔ اس مقابلہ میں ۹ بچیوں نے حصّہ لیا ججوں کے فیصلہ کے مطابق عزیزہ فریدہ عفت بنت مولوی عمر علی صاحب اوّل، عقیلہ عفت بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر دوّم اور امتہ القدوس بنت محمد صادق صاحب سوّم قرار دی گئیں۔ اس کے بعد امتہ الجمیل بنت مکرم عبدالرشید صاحب نیاز نے نظم پڑھی

بعدہٗ بڑے گروپ کی بچیوں کا حفظِ قرآن میں مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ کے لئے تین سورتیں مقرر تھیں۔ سورہ عبس۔ سورہ تکویر اور سورۂ انفطار۔ اس مقابلہ میں سات بچیوں نے حصّہ لیا۔ اور ججز کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ میں سے صاحبزادی امتہ الکریم کوکب اوّل عزیزہ بشریٰ صادقہ حبیبہ بنت چوہدری منظور احمد صاحب حبیبہ دوّم اور عائشہ بیگم بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل سوّم قرار دی گئیں۔ اس کے بعد شاہدہ پروین عباسی نے نظم پڑھی۔

تقریری مقابلہ گروپ ۲

حفظِ قرآن کریم کے مقابلہ جات کے بعد اسی روز چھوٹے گروپ کی بچیوں کا تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ اس مقابلہ کے لئے حسب ذیل عنوانات مقرر تھے۔

۱۔ آدابِ مجلس ۲۔ سچائی ۳۔ دیانتداری

اس مقابلہ میں چھوٹے گروپ کی ۱۴ بچیوں نے شرکت کی۔ سب نے ماشاء اللہ خوب جرأت کے ساتھ اپنا مضمون سنایا ججوں کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ سے عزیزہ عقیلہ عفت بنت ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر اوّل صدیقہ منیرہ۔ بنت ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر دوّم اور عزیزہ امتہ الکریم کوثر بنت مکرم بشیر احمد خاں صاحب سوّم قرار دی گئیں

اس پروگرام کے ساتھ پہلے روز کے اجتماع کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی

۱۸ نبوت بروز سوموار

اجتماع کے دوسرے روز مورخہ ۱۸ نومبر کو حسب سابق ۳ بجے نصرت گرلز سکول میں زیر صدارت محترمہ سیّدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان مقررہ پروگرام شروع ہوا۔ ناصرات الاحمدیہ کی جملہ ممبرات کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بھی معقول تعداد میں تشریف لائی ہوئی تھیں۔

پیغام حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا العالی

عزیزہ محمودہ بیگم کی تلاوت قرآن کریم اور صاحبزادی امتہ الکریم کوکب کی نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس کا مکمل متن اسی شمارہ میں علیحدہ درج ہے۔

تقریری مقابلہ گروپ ۱

اس کے بعد بڑے گروپ کی بچیوں کا تقریری مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات مقرر تھے:۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ۲۔ سیرت ام المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں صاحبہ ۳۔ سادہ زندگی

اس گروپ کا مقابلہ بڑا سخت تھا۔ اس میں ۲۴ بچیوں نے حصہ لیا۔ اور اپنی طرف سے بہت عمدگی کے ساتھ اپنی اپنی تقاریر کیں ججوں کے فیصلہ کے مطابق صاحبزادی امتہ العلیم عصمت اوّل۔ عزیزہ بشریٰ طیبہ بنت مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی دوّم۔ اور محمودہ بیگم بنت ماسٹر محمد نثار صاحب مرحوم سوّم قرار دی گئیں۔

گروپ ۱ کی تقاریر کے لئے چار منٹ اور چھوٹے گروپ کی تقاریر کے لئے تین منٹ کا وقت مقرر تھا۔ چونکہ بڑے گروپ کی بچیاں کافی تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوئیں اس لئے کافی دیر تک یہ پروگرام جاری رہا سننے والیوں نے سب کی تقاریر پوری توجہ اور اشتیاق سے سنیں۔

آخر میں عزیزہ امتہ الحبیب نے نظم پڑھی دونوں قسم کے مقابلہ جات کے لئے علیحدہ علیحدہ جج مقرر کئے گئے تھے چنانچہ حفظ قرآن کے مقابلہ کے لئے محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اور معراج سلطانہ صاحبہ اور نذیرہ بیگم صاحبہ نے ججز کے فرائض سرانجام دئے۔ ہر دو گروپوں کے تقریری مقابلہ کے لئے محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ اور محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ نے منصفی کے فرائض سرانجام دیئے۔

تقسیم انعامات

ججوں کے فیصلہ کے مطابق مختلف مقابلہ جات میں اوّل دوّم سوّم آنے والیوں کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ ان بچیوں کے علاوہ حسب ذیل بچیوں کو سپیشل انعامات بھی دئے گئے۔

۱۔ حفظِ قرآن کریم چھوٹے گروپ میں سے حدیقہ منیرہ۔ امتہ الکریم کوثر طاہرہ صادقہ
نصرت سلطانہ۔ رفعت سلطانہ
بڑے گروپ میں سے سلیمہ بیگم۔ امتہ العزیز۔ سلطانہ۔ امتہ النصیر بشریٰ

۲۔ تقریری مقابلہ میں چھوٹے گروپ میں سے امتہ المجید اور نعیمہ بشریٰ۔ امتہ العزیز بہاری۔ عزیزہ مبارکہ۔ جمیلہ سلطانہ
تقریری مقابلہ میں بڑے گروپ میں

مزید تقسیم انعامات

گزشتہ سال تاریخ احمدیت کا جو امتحان لیا گیا تھا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے بڑے گروپ کی بچیوں میں سے اول دوم سوم آنے والیوں کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ ان بچیوں کے نام یہ ہیں

۱۔ بشریٰ بیگم بنت چوہدری محمود احمد صاحب مبشر اوّل۔ ۲۔ صاحبزادی امتہ العلیم عصمت بشریٰ طیبہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب صاحبزادی امتہ الکریم کوکب اور نصرت بیگم بنت محمد دین صاحب بدر دوّم

۱۴ نومبر کو بڑے گروپ کا عام دینی معلومات کا امتحان ہوا۔ حسبِ ذیل بچیوں نے انعامات حاصل کئے۔

۱۔ بشریٰ بیگم بنت چوہدری مبشر صاحب اوّل ۲۔ بشریٰ طیبہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب۔ محمودہ بیگم بنت ماسٹر محمد نثار صاحب اور فاطمہ زہرہ بنت محمد احمد صاحب نسیم دوّم ۳۔ نجمہ پروین بنت جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز۔ سلیمہ بیگم بنت محمد حسین صاحب اور صبیحہ سلطانہ بنت مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

درخواستِ دعا:۔ مکرم ایس ایم حمید عالم صاحب نے لیکچرر شپ مل جانے کی خوشی میں مبلغ ۲۵ روپے شکرانہ فنڈ میں اور ۲۵ روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اس پوسٹ کے بابرکت ہونے کیلئے احباب سے درخواست دعا کی ہے

جماعتِ احمدیہ یادگیر کا ماہانہ تربیتی اجلاس

آج مورخہ ۱۱/۱۴ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ یادگیر کا ماہانہ تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم محمد نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر منعقد ہوا۔ مکرم حکیم عبد العلی صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد زکریا صاحب کی نظم کے بعد تقادیر کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلی تقریر مکرم محمد نعمت اللہ صاحب غوری نے "تربیت اولاد اور فرائض والدین" کے موضوع پر کی۔ آپ نے آیت قرآنی وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ کی تشریح کرتے ہوئے تربیت اولاد کی اہمیت واضح کی اور فرمایا کہ مستقبل میں ہمارے بچے ہی قوم کی اصلاح کا موجب بننے والے ہیں اسلئے والدین پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی فکر اسی طرح کریں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے درگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ مولا میری اولاد کو فرمانبردار بنا

آپ نے فرمایا ہمیں اس بارہ میں اس طور پر قدم اٹھانا چاہیئے کہ ہماری اولاد احمدیت کی سچی خادم اور ہمارے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ موصوف نے باوجود خرابی طبع کے اس موضوع پر مفصل روشنی ڈالی۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

بعدہ خاکسار نے "جماعت احمدیہ کی تبلیغی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی اور احباب جماعت پر اس بات کو واضح کیا کہ اس وقت دنیا کی آبادی کا ۱/۵ حصہ مسلمان ہیں لیکن کوئی بھی مسلمان تبلیغ اسلام کی طرف دھیان نہیں دیتا حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ آج مسلمانوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اسلام کی یہ حالت دیکھی تو آپ کے دل میں اسلام کی محبت نے جوش مارا اور آپ نے بڑے دکھ سے فرمایا ؎

بے کسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے با کارِ خود با دینِ احمد کار نیست!

پس ہمیں آج اشاعت دین کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے اگر ہم بھی عام مسلمانوں کی طرح ہو جائیں تو خدمت اسلام کون کریگا۔ آخر میں خاکسار نے جماعتی تحریکات کی طرف احباب کو متوجہ کیا۔

اس کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ ان جلسوں کو عام جلسوں کی طرح نہ سمجھا جائے بلکہ ہمیں ان جلسوں کی بہت قدر کرنی ہوگی۔ اور تقاریر کو سن کر ان پر عمل کرنا ہوگا۔ یہ جلسے جماعت کے اندر وہی روح پیدا کر کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں خدمت دین کا جذبہ ابھارنے کا باعث بننے چاہیئں۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ روح پرور خطاب پڑھ کر سنایا جو حضور نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر فرمایا تھا۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام نبی مبلغ یادگیر

مکرم میاں احمد حسین صاحب شاہجہانپوری مہاجر قادیان کی وفات

قادیان ۲۴ نبوت۔ مکرم میاں احمد حسین صاحب شاہجہانپوری مہاجر قادیان ۲۲/۲۳ نبوت کی درمیانی رات یکم رمضان المبارک بروز جمعہ بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۲۳ نبوت کو بعد نماز عصر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے درویشوں کی کثیر تعداد کو سمیت نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحوم کی پیدائش قصبہ میراں پور کٹرہ ضلع شاہجہانپور میں ہوئی ۱۹۲۰ء میں احمدیت قبول کی مرکز سلسلہ سے بے حد محبت تھی۔ اسی تقاضائے محبت سے ۵۰ء سے ہجرت کر کے قادیان میں مقیم تھے صوم وصلوٰۃ کے پابند دعا گو بزرگ تھے۔ انکے بڑے بیٹے مکرم مظہر حسین صاحب مہاجر قادیان کا بیان ہے کہ مرحوم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ اسی طرح مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کامل اور حقیقی عشق تھا۔ اپنے وطن میں سلسلہ کی خوب تبلیغ کرتے رہے۔ خلافت احمدیہ سے عقیدت اور محبت تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیویاں چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں اللہ تعالےٰ ان سب کا حافظ وناصر ہو۔ اور مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ آمین

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی آواز پر

احباب قادیان وبھارت کا سرفروشانہ لبیک

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سال نو کا ۲۵ اخاء ۱۳۴۷ ہش کو اعلان فرمایا تو بذریعہ تار اطلاع منگوا کر تمام جماعتہائے احمدیہ ہند کی خدمت میں بذریعہ سائیکلو تحریکات ڈاک میں اور بطور ضمیمہ بدر ورسال کی گئیں۔ بحمد اللہ قادیان میں اور بیرونجات سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شاندار مناظر دیکھنے میں آرہے ہیں۔ چنانچہ تینتیس ہزار سے زاید کے وعدے ۲۵ نبوت تک وصول ہو چکے ہیں جن میں سے مبلغ بارہ ہزار چار صد روپیہ کرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی اور ان کے اہل وعیال کا کلکتہ سے مرکز میں بھجوایا جا چکا ہے۔ جماعت احمدیہ یادگیر سے بذریعہ تار چار ہزار روپیہ کے وعدے جن میں سے ۲۲۸۳-۲۵ کی وصولی بھی ہو چکی ہے اور جماعت احمدیہ حیدرآباد کے مبلغ ۴۳۸۳ روپیہ کے وعدے بذریعہ تار موصول ہو چکے ہیں۔ چنانچہ وعدہ جات کی صوبہ وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱- قادیان ۳۳۷۹-۳۱
۲- بنگال ۱۲۶۸۱-۵۰
۳- میسور ۵۱۷۳-۹۴
۴- جموں کشمیر ۱۸۲۳-۷۵
۵- آندھرا ۴۹۴۴
۶- مدراس ۷۳۳-۰۰
۷- اڑیسہ ۶۴۵-۰۰
۸- مہاراشٹر ۲۵-۰۰
۹- بہار ۱۹۷-۰۰
۱۰- یوپی ۷۰-۷۵
۱۱- بمبئی ۵۴-۷۵
۱۲- کیرالہ ۲۲۰۸
۱۳- راجستھان ۱۰-۰۰
بیرون ۵-۰۰ — ۳۲۷۲۲

اس کے علاوہ دیگر بڑے بڑے انفرادی وعدے جو معلوم ہو سکے ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱- حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب قادیان مع اہل وعیال ۱۲۸/-
۲- مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال قادیان ۴۵۵/-
۳- مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگڑہ ۵۱۰/-
۴- مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب سرینگر ۱۵۰/-
۵- مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندرآباد ۳۱۴/-
۶- مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد ۱۱۶/-
۷- مکرم عبد اللہ نازُن پلّے صاحب ۱۰۷/-
۸- مکرم سید محمد شریف صاحب قادیان ۱۳۴/-
۹- مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر مع اہل وعیال قادیان ۲۵۰/-
۱۰- مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ قادیان ۱۰۰/-
۱۱- مکرم سید مدار صاحب شیموگہ ۱۲۸/-
۱۲- مکرم شیخ محمد رفیق صاحب مدراس ۱۴۳/-
۱۳- مکرم کے کے علوی صاحب ممبور ۱۰۰/-
۱۴- مکرم سید فضل احمد صاحب پٹنہ مع اہل وعیال ۴۴۰/-
۱۵- مکرم سید داؤد احمد صاحب مظفرپور ۳۴۰/-
۱۶- مکرم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی پٹنہ ۲۵۰/-
۱۷- مکرم ڈاکٹر سید منصور صاحب مظفرپور ۵۶۵/-
۱۸- مکرم سیٹھ سید حسین صاحب کاچیگوڑہ حیدرآباد ۱۴۷/-
۱۹- مکرم سیٹھ سید عمر صاحب حیدرآباد ۱۹۳/-
۲۰- مکرم سیٹھ جہانگیر احمد صاحب ؍؍ ۱۹۳/-
۲۱- مکرم سیٹھ حمید احمد صاحب مع اہل وعیال حیدرآباد ۲۲۰/-
۲۲- مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مع اہل وعیال حیدرآباد ۷۷/-
۲۳- مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب مع اہل وعیال حیدرآباد ۲۲۰/-
۲۴- مکرم اکبر حسین صاحب مع اہل وعیال حیدرآباد ۱۵۹/-
۲۵- مکرم عبد العزیز خاں صاحب حیدرآباد مع بزرگان ۲۰۰/-
۲۶- مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب حیدرآباد مع اہل وعیال ۱۰۰/-
۲۷- مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری مع اہل وعیال حیدرآباد ۱۴۴/-
۲۸- خاندان محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیر ۵۷۰/-
۲۹- خاندان مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر ۱۰۵۷/-
۳۰- مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب غوری یادگیر ۵۱۱/-
۳۱- خاندان مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم یادگیر ۱۶۰/-
۳۲- مکرم صدیق امیر علی صاحب مڈگرل مع اہل وعیال ۵۰۸/-

قادیان اور قادیان سے باہر بھی رقوم ادا ہو رہی ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا احباب میں سے اکثر نے اپنے وعدے سو فیصدی اور بعض احباب نے جزوی طور پر ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کے اموال اور اخلاص میں برکت دے۔ یہ امر بھی دیکھنے میں آرہا ہے کہ بعض نہایت غریب افراد نے قربانی کر کے ادائیگی کی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ سب وعدہ جات اور ادائیگیوں کی اطلاع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔ دیگر احباب کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد ادائیگی کر کے السابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا ہے کہ نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ نیز فرمایا تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو

جن جماعتوں نے ابھی تک وعدے نہیں بھجوائے ان کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ جلد اس طرف توجہ فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ سب احباب کو توفیق بخشے کہ وہ نیکی میں پہلے حصہ لینے والے بنیں اور اللہ تعالےٰ ان کے مالی جہاد کو قبول کر کے ان کے مال واخلاص میں برکت بخشے آمین۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان کے چوتھے سالانہ اجتماع پر

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا پیغام

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیز بچیو! السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ تمہارے اجتماع کو کامیاب فرمائے۔ ہمارے اجتماعوں کی صرف یہ غرض نہیں کہ ان میں تحریری یا تقریری مقابلے کروا کے انعامات تقسیم کر دئے جائیں۔ آپ نے جائزہ لینا ہے کہ تربیتی اور اخلاقی لحاظ سے بھی آپ کا قدم ترقی کی طرف ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ وَلِکُلٍّ وِجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا فَاسْتَبِقُوا الخیرات (ترجمہ) ہر ایک شخص کا ایک نہ ایک مطمحِ نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے آپ پر مسلط رکھتا ہے۔ تو تمہارا مطمحِ نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ آپ کی عہدہ داروں کو بھی چاہیئے کہ ایسے پروگرام بنائیں جن کے ذریعہ نیکیوں اور اعلیٰ اخلاق کے اپنانے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی روح پیدا ہو۔

اس سال اجتماع کے موقع پر ناصرات الاحمدیہ کے لئے میں نے ایک پانچ نکاتی پروگرام پیش کیا تھا۔ آپ کے لئے بھی اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ وہ پانچ باتیں جن میں کمال پیدا کرنا ہر بچی کا فرض ہے یہ ہیں:۔

سچائی۔ دیانتداری۔ محنت کی عادت۔ وقت کی پابندی اور صفائی

ان پانچ خصوصیات کو اپنے اندر خود بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور آپ کی نگران بھی ایسے پروگرام بناتی رہیں جن میں ان پانچوں صفات کا مظاہرہ ہو۔ اور ان میں آگے نکلنے والیوں کو انعامات دئے جائیں۔

یہ وہ پانچ بنیادی اخلاق ہیں کہ اگر پندرہ سال کی عمر تک کی بچیاں ان پر کاربند ہو کر ان کی عادت ڈال لیں تو ان کی آئندہ زندگی نمونہ ہوگی قوم کے لئے، نمونہ ہوگی غیر مذاہب کے لئے، نمونہ ہوگی ساری دنیا کے لئے

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ حقیقی اسلام کی تصویر اپنے اخلاق اور عمل کے ذریعہ دنیا کے سامنے کھینچ دیں۔ وہی تصویر جو مدھم ہو چکی تھی اور ایک بار پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر دنیا کو دکھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ہر آن آپ نیکیوں میں ترقی کرتی چلی جائیں

خاکسار
مریم صدیقہ

بقیہ رپورٹ سالانہ ۲ روزہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ

بقیہ از صفحہ ۸

اور امۃ الحفیظ بنت ڈاکٹر غلام ربانی صاحب۔ عائشہ سلطانہ بنت مولوی محمد یوسف صاحب اور جمیلہ خاتون بنت مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سوئم

محترمہ صدر صاحبہ کا اختتامی خطاب

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے سب سے پہلے انعام حاصل کرنے والی بچیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا خدا تعالیٰ تمہیں یہ انعام لینا بابرکت کرے اور اسی طرح محنت اور کوشش سے ترقی کرتی چلی جاؤ

اس طرح ناصرات الاحمدیہ قادیان کا چوتھا سالانہ اجتماع ہر طرح سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

تقریب شادی اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز فرزندم محمد یحییٰ صاحب فارسٹر کی شادی خانہ آبادی بتاریخ ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز منگل از عزیزہ سعیدہ اختر بنت مولوی غلام محی الدین صاحب مرحوم موجود مہر مروجہ خاندان عمل میں لائی گئی ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ اللّٰہ تعالیٰ اس رشتہ کو اسلام اور جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

خاکسار غلام محمد احمدی سیکرٹری مال بانڈی پورہ کشمیر

چندہ وقف جدید اور ناصرات الاحمدیہ

از محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

احمدی بچوں کی کتنی خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک قومی ذمہ داری ان پر ڈالی ہے۔ یہ ذمہ واری جس کا نام "چندہ وقف جدید" ہے اس کا پورا کرنا جس طرح اطفال الاحمدیہ کا کام ہے۔ اسی طرح "ناصرات الاحمدیہ" کا بھی ہے۔

اس لئے میں تمام لجنات اماء اللہ کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتی ہوں کہ ناصرات الاحمدیہ بھی لجنہ اماء اللہ ہی کا ایک شعبہ ہے جس میں شمولیت کی عمر سات سے پندرہ سال تک ہے۔ ہر لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داروں کا فرض ہے خواہ وہ شہر کی ہو قصبہ کی یا گاؤں کی

۱۔ اپنے ہاں ناصرات کا قیام کریں۔ اگر تنظیم مکمل نہ ہوئی تو حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر صحیح طور پر لبیک نہیں کہہ سکیں گی۔

۲۔ ہر سات سال سے پندرہ سال تک عمر کی بچی کو ناصرات میں شامل کیا جائے۔ مائیں بھی عہدہ داروں کے ساتھ تعاون کریں۔

۳۔ ناصرات کی ہر ممبر کو "چندہ وقف جدید" کی اہمیت سمجھائی جائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی اطاعت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

۴۔ ان پر واضح کیا جائے کہ اس چندہ کا بوجھ بہر حال آپ نے اٹھانا ہے

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بچہ خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی آٹھ آنے ماہوار اس میں چندہ دے۔ یا چھ روپے سالانہ

۶۔ جو بچے آٹھ آنہ ماہوار اس میں حصہ نہیں لے سکتے وہ دو یا تین بچیاں مل کر اس چندہ کو پورا کریں۔

اس تحریک کی اہمیت کے متعلق خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

> "اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ اس طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے کاموں کے لئے خود جا کر پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کے بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"
>
> (تقریر ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بر موقع سالانہ اجتماع)

خدا کرے کہ آپ بھی اور آپ کی بچیاں بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور آپ کی اطاعت کے معیار پر پوری اتریں۔ آمین

امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

خطبہ نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں مورخہ ۴ ر اخاء ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۴ر اکتوبر ۱۹۶۸ء) بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ طلعت ناصرہ بنت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر حال امریکہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح مکرم رشید محمد الہ دین صاحب ابن مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب (ابن حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب مرحوم) آف سکندرآباد دکن، حال امریکہ سے بعوض پانچ ہزار ڈالر مہر قرار پایا ہے۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا:۔

"یہ نکاح حیدرآباد کے دو بزرگ خاندانوں کے پوتے اور نواسی کے درمیان قرار پایا ہے۔ یعنی لڑکا ہمارے محترم بزرگ سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب مرحوم کا پوتا اور لڑکی محترم سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم کی نواسی ہے اور دونوں اس وقت امریکہ میں ہیں اور امریکہ کے شہری ہیں۔"

احباب دعا فرمادیں اللّٰہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے اسلام و احمدیت اور ان بزرگ خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

مرزا وسیم احمد قادیان

خدا کی تلاش .... بقیہ اداریہ ص۲

خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے
وہ کرتا ہے اپنے بھٹکتوں کو یاد کوئی اس کی راہ میں نہیں نامراد

گویا اِدھر بندے کی طرف سے سچی جستجو خدا کی تلاش کے لئے ہوتی ہے اور اُدھر خدا کا فضل اور اس کی عنایت آگے بڑھ کر اس کا سہارا بن جاتی ہے۔ اور اس کی کوشش کو بابرکت اور نتیجہ خیز بنا دیتی ہے۔ تب اس کٹھن منزل کو بسُرعت طے کرنے کے لئے اُسے ایک دُوسرے ذریعہ کو بھی عمل میں لانے کی بیحد ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ ہے —— صحبتِ صالحین۔ یعنی نیکوکاروں کی صحبت سے فیض یاب ہونا۔

انسان اپنے گرد و پیش کے حالات اور اپنے ہمجولیوں اور تعلق داروں کے اثرات سے بہت زیادہ متأثر ہوتا ہے۔ اس لئے خدا کے متلاشی کے لئے بہت ضروری ہے کہ اپنے ماحول کو بھی اس طرح کا بنائے جو اس کے مقصود کو حاصل کرنے کے لئے سازگار ثابت ہو —— ضروری ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی رفاقت کو ترجیح دے جن کی پاک صحبت اس کے مطلوب کو حاصل کرنے میں ممد و معاون ہو۔ جس طرح تحصیلِ علم کے لئے فی زمانہ لوگ یونیورسٹیوں کا رُخ کرتے ہیں۔ علوم و فنون کے ماہروں سے استفادہ کرتے ہیں۔ خدا کی تلاش کے لئے بھی اس سے بڑھ کر اور کوئی مفید تر ذریعہ نہیں اور نہ ہی کوئی معقول شخص ایسے کامیاب ذریعہ کو بے سُود کہنے کی جرأت کر سکتا ہے ——!!

اِن دو بیرونی ذرائع کے ساتھ ساتھ اِسلام ایک تیسرے اور بہت ہی اہم ذریعہ کو بھی عمل میں لانے کی تاکید کرتا ہے —— اور وہ ہے "دُعاء"۔

بہت ممکن ہے کہ روحانیت سے ناآشنا ظاہر پرست، بادی النظر میں دُعا کی افادیت اور اس کی اہمیت کا کما حقہٗ اندازہ نہ لگا سکے۔ مگر اُسے اس بزرگ کی بات پر ضرور غور کر لینا چاہیئے جس کا ایک شاگرد کچھ عرصہ اس کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے بعد رخصت ہونے لگا تھا۔ اور بزرگ نے شاگرد کا امتحان لینے کی غرض سے اس سے دریافت کیا تھا کہ بیٹا بتاؤ اگر تم اپنے دوست سے ملنے جاؤ اور اس کی کوٹھی پر ایک خونخوار کتا موجود ہو تو تم دوست سے کیونکر ملاقات کر وگے؟ اس نے کہا میں کتے کا مقابلہ کروں گا۔ بزرگ نے کہا اگر باوجود مقابلہ کرنے کے کتا تمہارے قابو میں نہ آسکے تو؟ کہنے لگا پھر مقابلہ کرونگا!! بزرگ نے کہا اگر دُوسری کوشش پر بھی کامیابی نہ ہو تو پھر؟ کہنے لگا تیسری بار زور لگاؤں گا۔ فرمایا اگر اب بھی کتا زیر نہ ہُوا تو؟ شاگرد نے آخر جھنجھلا کر کہا، تب میں اپنے دوست کو آواز دوں گا۔ کہ اے میرے دوست اپنا کتا باندھ اور میرے لئے ملاقات کی صورت بنا دے!! بزرگ نے کہا —" بس بیٹا یہی اصل بات ہے۔ اسی کو پلے باندھو، تم خدا کو ملنا چاہتے ہو تو جہاں تک تمہاری اپنی ہمت و طاقت ہے ایک حد تک تم شیطان کا مقابلہ کروگے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ خدا سے دُعا کے رنگ میں مدد طلب کروگے تو کام آسان ہو جائیگا۔ پس دُعا وہ اکسیر ہے جس کے نتیجہ میں خدا کا متلاشی انسان خدا کو جلد پالیتا ہے۔

قرآن کریم نے اِس تیسرے اور کامیاب ذریعہ کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔

(البقرہ - آیت)

اے میرے رسُول اور اے مخاطب! جب میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں کہ ہم خدا کو کیسے تلاش کر سکتے ہیں تو اُن کو بتا دو کہ میں کوئی دُور نہیں۔ میں اُن کے بالکل قریب ہی ہوں۔ میں ہر دُعا کرنے والے کی دُعا کو قبول کرتا ہوں۔ وہ اس نسخے کو آزما کر دیکھے۔ وہ دُعا کے ذریعہ مجھ سے جواب طلب کریں اور پورے یقین اور پختہ ایمان کے ساتھ ایسا کریں۔ تب وہ ضرور مجھے پالیں گے۔

الغرض جو شخص بھی ان تینوں قسم کے ذرائع کو عمل میں لاتے ہوئے سچے دل سے خدا کی جستجو کرے گا۔ اس کی تلاش کے لئے صبر و استقلال کے ساتھ کوشش کرے گا، اِسلام اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ ضرور بالضرور اُسے خدا کا وصل میسّر آجائے گا۔ یہ ایسا نسخہ ہے جسے ہر زمانہ کے لاکھوں صلحاء نے آزمایا اور ناممکن ہے کہ کسی وقت بھی یہ بے اثر ثابت ہو۔ ذاتی تجربہ کے لئے سب کے واسطے یہ میدان کھلا ہے ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!

(باقی)

وِلادتیں

قادیان ۲۳ نبوت۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ کو اپنے فضل سے اہلیہ دوم کے بطن سے پانچواں بچہ عطا فرمایا ہے عزیز نومولود کی درازیٔ عمر نیز نیک صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے —— ایڈیٹر بدر۔

۲ — مورخہ ۲۲/۲۳ ماہِ رواں کی درمیانی شب کو زنانہ شفاخانہ بٹالہ میں اہلیہ دوم کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچی عطا کی ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ کرم قانتہ تجویز فرمایا ہے اور دعا فرمائی ہے۔ احباب بھی دُعا فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

خاکسار ملک صلاح الدین۔ مؤلف اصحابِ احمد قادیان

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا۔ اور یہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک، پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے، ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

23 — 1652
23 — 5222 } فون نمبر } { "AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-

For all your requirements

in GUM BOOTS

- STRAIGHT HOSES
- TROLLY WHEELS
- EXTRUDED RUBBER SECTIONS
- RUBBER MOULDED GOODS
- RUBBERISED ROLLERS

AS PER CUSTOMER'S SPECIFICATION

PHONE : 34-3272

GLOBE RUBBER INDUSTRIES
10, PRASHURAM SIRCAR LANE,
CALCUTTA-13

سلسلہ احمدیہ کا ہر قسم کا لٹریچر احمدیہ بکڈپو قادیان سے طلب فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

یاتیک من کل فج عمیق
یاتون من کل فج عمیق

ترجمہ: تجھے دور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے

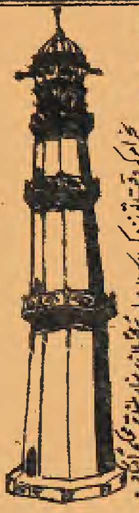

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ”ستتّرواں“

جلسہ سالانہ

بتاریخ ۶-۷-۸ صلح ۱۳۴۸ ہش
مطابق ۶-۷-۸ جنوری ۱۹۶۹ء
بروز پیر — منگل — بدھ

تحقیقِ حق اور تعلیم اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا

بہترین و نادر موقعہ

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

مقامِ اجتماع
محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے واعظان خطاب فرمائیں گے

۱۔ خدا کی ہستی کا ثبوت واقعات کی روشنی میں۔
۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بنی نوع انسان پر
۳۔ اقتصادی مشکلات کا حل اسلام و احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں
۴۔ قبرِ مسیح کے متعلق نئے انکشافات
۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کی بہتری کیلئے کیا کیا؟
۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اہم پیشگوئیاں۔
۷۔ حضرت گورو بابا نانک علیہ الرحمت کے نزدیک اسلام کا اعلیٰ مقام
۸۔ جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر وسعت اور استحکام۔
۹۔ احمدیہ جماعت غیروں کی نظر میں۔
۱۰۔ ملکی اتحاد و یکجہتی کیلئے جماعتِ احمدیہ کی مساعی۔
۱۱۔ احمدیت میں مقامِ خلافت۔
۱۲۔ سیرت مسیح موعود علیہ السلام۔
۱۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات
۱۴۔ مرکزی تحریکات (تحریک جدید۔ وقف جدید۔ وصیت وغیرہ)

نوٹ:۔ (۱) پاکستان سے دو سو سے زائد زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ (۲) جلسہ کے دوران میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۳) ہمارا جلسہ سالانہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ (۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ (۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جا سکیگا۔ البتہ درمیانی دن عورتوں کا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار:۔ مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)